خصوصی شمارہ ۔ تحسین و تنقید

قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات
بسلسلہ خصوصی شمارہ (اگست)

★ جناب علامہ طالب ہاشمی صاحب ★ جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب
★ جناب میر افضل خان صاحب ★ جناب محمد یونس میو صاحب
★ جناب ابو سلمان شاہجہان پوری صاحب ★ جناب مولانا مفتی محمد ولی صاحب
★ جناب قاری محمد عبداللہ صاحب ★

عزیز القدر حافظ صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، " الحق " کے خصوصی شمارہ (اگست ۱۹۹۷ء) کی اشاعت پر ہدیہ تحسین پیش کرتا ہوں ۔ اسے آپ نے بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے ۔ نقش آغاز پڑھ کر عمق قلب سے آپ کے لیے دعائیں نکلیں ۔ ہم لوگ تو اب چراغ سحری ہیں ۔ معاشرے کی اصلاح اور ملک کی تعمیر اب آپ جیسے جوانان صالح کے کندھوں پر ہے ۔ زیر نظر شمارے میں ایک مقالے کے سوا باقی تمام مضامین نہایت بلند پایہ ، چشم کشا اور ایمان افروز ہیں ۔ مذکورہ مقالے کا عنوان ہے
" نظریہ پاکستان اور بانی پاکستان " ۔ میری دیانتدارانہ رائے ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر "الحق" جیسے صحیح الفکر پرچے میں ایسے مقالوں کی اشاعت مناسب نہیں ۔ اس مقالے میں فکری توازن کا فقدان ہے ۔ " تحقیقی " کے بجائے یہ مقالہ بڑی حد تک " ذاتی نوعیت " اختیار کر گیا ہے ۔
" بانی پاکستان " کے افکار اور نیت کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ تصویر کا صرف ایک ہی (منفی) رُخ ہے ۔ مقالہ نگار نے تصویر کا دوسرا (مثبت) رُخ بالکل نظر انداز کر دیا ہے یہ مقالہ ملت پاکستان کے مختلف طبقوں میں افتراق اور ذہنی انتشار کا باعث تو ہو سکتا ہے ، کسی تعمیری مقصد کے حصول میں ممد ثابت نہیں ہو سکتا ۔ اس کا سب سے بڑا منفی پہلو یہ ہے کہ یہ اسلام دشمن مغرب زدہ طبقوں کے ہاتھ مضبوط کرتا ہے ۔ بے دین اور اباحیت پسند منافقین اور غیر مسلموں کے ہاتھ میں یہ کہنے کے لیے ہتھیار فراہم کرتا ہے کہ بانی پاکستان تو ایک لادین ریاست قائم کرنا چاہتے تھے اسے ایک اسلامی ملک بنانے کا کیا جواز ہے ؟ صرف یہی نہیں بلکہ اس مقالہ کے مندرجات ان علماء ربانی کی تحقیر و توہین کے مترادف ہیں ، جنہوں نے تحریک پاکستان کی زبردست حمایت کی ، بانی پاکستان کا دل وجان سے ساتھ دیا اور عامۃ الناس (یعنی عامۃ المسلمین) کو پاکستان کی ضرورت اور افادیت کا اس